۷۔حضور ﷺ قبر میں زندہ ہیں

اور یہ زندگی دنیا سے بھی اعلی ہے

آپ کا جسم اطہر قبر میں بالکل محفوظ ہے

اس عقیدے کے بارے میں 11 آیتیں اور 20 حدیثیں ہیں آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

حضورؐ قبر میں زندہ ہیں، اور یہ حیات برزخی ہے، یہ حیات دنیا سے بھی اعلی ہے، اور حضور کے جسم کو مٹی نے نہیں کھایا ہے، آپ کا جسم قبر میں بالکل محفوظ ہے

حضورؐ قبر میں زندہ ہیں اس کی دلیل یہ احادیث ہیں

1۔عن ابی درداء قال قال رسول الله ﷺ اکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھدہ الملائکۃو ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منھا قال قلت بعد الموت ؟قال و بعد الموت ان الله حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء . فنبی الله حی یرزق ۔(ابن ماجۃ شریف، باب ذکر وفاتہ ودفنہ ﷺ ص۲۳۴،نمبر۱۶۳۷)

ترجمہ۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرو اس لئے کہ جمعہ کا دن حاضر ہونے کا دن ہے، اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں، جو بھی آدمی درود بھیجتا ہے مجھ پر ضرور پیش کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ درود شریف سے فارغ نہ ہوجائے، میں نے کہا کہ آپ کی موت کے بعد بھی درود پیش کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں موت کے بعد درود پیش کیا جائے گا، اللہ نے زمین پر اس بات کو حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسم کو کھائے، اللہ کے نبی زندہ رہتے ہیں، اور انکو روزی دی جاتی ہے۔

اس حدیث میں دو باتیں ہیں، ایک تو یہ کہ انبیاء کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی [۲] دوسری یہ کہ نبی علیہ السلام قبر میں زندہ ہیں اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔[۳] اور تیسری بات یہ ہے کہ حضور ﷺ پر سلام پیش کیا جاتا ہے

2۔عن اوس ابن اوس قال قال النبی ﷺ .....فان صلوتکم معروضة علی ، قال فقالوا یا رسول اللہ !و کیف تعرض صلاتنا علیک و قد ارمت ؟ قال یقولون بلیت . قال ان اللہ حرم علی الارض أجساد الانبیاء ﷺ ۔(ابوداود شریف، باب فی الا استغفار، ص ۲۲۶، نمبر ۱۵۳۱/ ابن ماجۃ شریف، باب فی فضل الجمعۃ، ص ۱۵۲، نمبر ۱۰۸۵)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے [شاید راوی نے ارمت کی جگہ بلیت، کہا۔حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو حرام کر دیا کہ وہ کھائے۔

اس حدیث میں دو باتیں ہیں، ایک تو یہ کہ انبیاء پر درود شریف پیش کیا جاتا ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ زمین پر نبیوں کے جسم کو کھانا حرام کر دیا گیا ہے۔

3۔عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال من صلی علی عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا ابلغته ۔(بیہقی فی شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی ﷺ واجلالہ وتوقیرہ، ج ثانی، ص ۲۱۸، نمبر ۱۵۸۳)۔ترجمہ۔حضور پاک سے روایت ہے کہ جو میری قبر کے پاس درود بھیجتا ہے میں اس کو سنتا ہوں، اور جو دور سے درود بھیجتا ہے، مجھکو وہ درود پہنچا دیا جاتا ہے

اس حدیث میں ہے کہ میری قبر کے پاس درود بھیجے تو میں اس کو سنتا ہوں، اور دور سے درود بھیجے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

4۔قال قال رسول اللہ ﷺ حیاتی خیر لکم تحدثون و نحدث لکم ، و وفاتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم فما رأیت خیرا حمدت اللہ و ما رأیت من شر استغفرت اللہ لکم ۔(مسند البزار، باب زاذان عن عبد اللہ، ج ۵، ص ۳۰۸)

ترجمہ۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری زندگی تم لوگوں کے لئے بہتر ہے، کہ تم لوگ بات کرتے ہو اور میں تم لوگوں سے بات کرتا ہوں، اور میری وفات تمہارے لئے بہتر ہے، کہ تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، جب میں اس میں کوئی اچھی بات دیکھتا ہوں تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، اور جب بری بات نظر آتی ہے تو میں تمہارے لئے استغفار کرتا ہوں۔

اس حدیث میں ہے کہ حضور قبر میں زندہ ہیں اور آپ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضور ﷺ حاضر ناظر نہیں ہیں ورنہ اعمال پیش کئے جانے کی ضرورت کیا ہے۔

۔اس حدیث میں بھی ہے کہ مجھے لوگوں کا سلام پہنچایا جاتا ہے۔

5۔عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام . (نسائی شریف، کتاب السہو، باب التسلیم علی النبی ﷺ، ص ۱۷۹، نمبر ۱۲۸۳)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ زمین میں پھرنے والے اللہ کے فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

۔اس حدیث میں ہے کہ سلام کا جواب دینے کے لئے زندہ کیا جاتا ہے

6۔عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام . (ابوداود شریف، باب زیارۃ القبور، ص ۲۹۵، نمبر ۲۰۴۱)

ترجمہ۔حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی مجھے سلام کرتا ہے تو اللہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

اس حدیث میں ہے کہ مجھے زندہ کیا جاتا ہے۔

7۔عن انس بن مالک ، ان رسول اللہ ﷺ قال أتیتُ و فی روایۃ ھداب. مررتُ . علی موسی لیلۃ أسری بی عند الکثیب الاحمر ، و ھو قائم یصلی فی قبرہ ۔(مسلم شریف، باب من فضل موسی علیہ السلام، ص ۱۰۴۴، نمبر ۶۱۵۷/۲۳۷۵)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ میں آیا، اور حضرت ھداب کی روایت میں ہے کہ، معراج کی رات میں میں کثیب احمر کے پاس حضرت موسیؑ کی قبر کے سامنے سے گزرہوا، تو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

شہداء زندہ ہیں تو نبی کا درجہ ان سے بلند ہے اس لئے وہ بھی زندہ ہیں

1۔و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ، بل احیاء و لکن لا تشعرون ۔(آیت ۱۵۴،نمبرا لبقرۃ ۲)۔ترجمہ۔ جو اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انکو مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، مگر تم کو ان کی زندگی کا احساس نہیں ہوتا۔

اس آیت میں یہ بھی ہے کہ شہید زندہ تو ہیں لیکن انکی زندگی کس طرح کی ہے، اس کا تم شعور نہیں کر سکتے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حیات برزخی ہے۔

چونکہ ہمیں قبر کی حیات کا شعور نہیں ہے، اس لئے بہت تحقیق میں نہیں پڑنا چاہئے

2۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون o فرحین بما أتاھم اللہ من فضلہ و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم و لا ھم یحزنون o یستبشرون بنعمۃ من اللہ و فضل و ان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین o (آیت ۱۶۹۔۱۷۱،سورۃ آل عمران ۳)

ترجمہ۔اور اے پیغمبر جو اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ زندہ ہیں، انہیں اپنے رب کے پاس روزی ملتی ہے، اللہ نے انکو اپنے فضل سے جو کچھ دیا ہے وہ اس پر خوش ہیں، اور ان کے پیچھے جو لوگ ابھی ان کے ساتھ شہادت میں شامل نہیں ہوئے، ان کے بارے میں اس بات پر خوشی مناتے ہیں کہ جب وہ ان سے آکر ملیں گے تو نہ انکو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت میں ہے کہ شہداء زندہ ہیں اور رزق دئے جاتے ہیں تو انبیاء بدرجہ اولی قبر میں زندہ ہوں

گےاور روزی دئے جاتے ہوں گے۔

8۔عن مسروق قال سألنا عبد الله هو ابن مسعود عن هذه الآية ﴿ولا تحسبن الذين قتلوا فی سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون﴾ (آیت۱۶۹،آل عمران ۳،) **قال اما انا قد سألنا عن ذالک فقال أرواحهم فی جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شائت ثم تأوی الی تلک القناديل** ۔(مسلم شریف، کتاب الامارۃ، باب بیان ان ارواح الشہداء فی الجنۃ وانھم احیاءعند ربھم یرزقون، ص ۸۴۵، نمبر۱۸۸۷/۴۸۸۵)

ترجمہ۔حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے میں نے اس آیت کے بارے میں پوچھا (کہ جولوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوتے ہیں ان کو مردہ مت سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی ئے جاتے ہیں)،حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے اس آیت کے بارے میں حضور سے پوچھا تھا،تو حضورؐ نے فرمایا تھا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندے کے پیٹ میں ہوتے ہیں، عرش کے نیچے انکی قندیلیں لٹکی ہوتی ہیں،وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں، پھران قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔

چار چیزوں کے اعتبار سے حضورؐ دنیا میں بھی زندہ ہیں

رسول اللہ ﷺ کو ظاہری موت واقع ہوئی ہے البتہ برزخی حیات ہے،جس میں نبی کو روزی دی جاتی ہے ،البتہ تین چیزوں میں نبی کو دنیا میں بھی زندہ شمار کیا جاتا ہے۔[۱] انکی بیوی کا نکاح نہیں ہوگا، کیونکہ نبی ابھی بھی زندہ ہیں۔[۲] ان کی وراثت تقسیم نہیں ہوگی۔[۳] مٹی اس کے جسم کو نہیں کھاتی ہے۔[۴] اور حضورؐ کی زندگی اتنی قوی ہے کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئیں گے،آپ خاتم النبیین ہیں

عام لوگ بھی قبر میں زندہ کئے جاتے ہیں

عام لوگ بھی قبر میں زندہ ہیں، اور یہ حیات برزخی ہے، اس میں ان کو عذاب اور ثواب بھی ہوتا ہے البتہ عام لوگوں میں اور انبیاء اور شہداء میں فرق یہ ہے کہ عام لوگوں کا جسم مٹی کھا جاتی ہے، وہ سڑ گل جاتا ہے، اور انبیاء اور شہداء کا جسم ویسے ہی زمین میں باقی رہتا ہے، جیسا دفن کے وقت تھا ، ان کو کھانا پینا دیا جاتا ہے، اور ان کی زندگی دنیا کی زندگی سے بہت اعلی ہے،

لیکن چونکہ آیت میں ہے، **و لکن لا تشعرون** ۔(آیت ۱۵۴ سورت البقرۃ ۲) کہ تم کو اس کا شعور نہیں ہے، اس لئے اس بارے میں زیادہ بحث نہیں کرنی چاہئے ، بس حدیث اور آیت میں جتنا ہے اسی پر اکتفا کرنا چاہئے

عام لوگ بھی قبر میں زندہ کئے جاتے ہیں اس کے لئے احادیث یہ ہیں

9۔**عن ابی ایوب**ؓ **قال خرج النبی** ﷺ **و قد وجبت الشمس ، فسمع صوتا فقال یھود یعذب فی قبورھا** ۔(بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر ،ص ۲۲۰، نمبر ۱۳۷۵) ترجمہ۔ حضورؐ سورج کے غروب کے وقت نکلے تو کوئی آواز سنی، تو آپ نے فرمایا کہ یہود کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے

اس حدیث میں ہے کہ یہود کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ یہ حیات برزخی ہے۔

10۔**حدثنی ابنۃ خالد بن سعید ابن العاصی انھا سمعت النبی** ﷺ **و ھو یتعوذ من عذاب القبر** ۔ (بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر ،ص ۲۲۱، نمبر ۱۳۷۶)

ترجمہ۔ خالد بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

اس حدیث میں ہے کہ حضورؐ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے، جس سے معلوم ہوا کہ یہ حیات برزخی ہے۔

قبر میں روح اور جسم دونوں کو عذاب، یا ثواب ہوتا ہے

اس کے لئے احادیث یہ ہیں

11۔عن البراء بن عازب قال خرجنا مع النبی ﷺ فی جنازۃ...قال فتعاد روحہ فی جسدہ ، فیاتیہ ملکان فیجلسان فیقولا لہ من ربک فیقول ربی اللہ...تعاد روحہ و یاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان من ربک ؟ فیقول ھا ھا لا ادری ۔(مسند احمد، حدیث البراء بن عازب، ج ۵ ،ص ۳۶۴ ،نمبر ۱۸۰۶۳/ابو داود شریف، باب المسألۃ فی القبر وعذاب القبر ۶۷۲ ،نمبر ۴۷۵۳)

ترجمہ۔ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے ۔۔۔آپ نے فرمایا کہ مردے کے جسم میں روح لوٹا دی جاتی ہے، پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ دونوں فرشتے مردے کو بیٹھاتے ہیں ، اور پوچھتے ہیں تمہارا رب کون ہے ، وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے ۔۔۔مردے کی روح لوٹائی جاتی ہے،اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بیٹھاتے ہیں ، پھر پوچھتے ہیں تمہارا رب کون ہے، مردہ کہتا ہے، ہائے مجھے چھ پتہ نہیں ہے

اس حدیث میں ہے کہ قبر میں ہر آدمی کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور فرشتہ اس سے سوال کرتے ہیں ،اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جسم اور روح دونوں کو عذاب ، یا ثواب ہوتا ہے،صرف روح یا صرف جسم کو نہیں۔

12۔عن عبد الله بن عمرؓ ان رسول الله ﷺ قال ان احدکم اذا مات عرض علیه مقعده بالغداۃ و العشی ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة و ان کان من اهل النار فمن اهل النار فیقال هذا مقعدک حتی یبعثک الله الی یوم القیامة ۔(بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب المیت یعرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ء،ص ۲۲۱،نمبر ۱۳۷۹)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک جب مرتا ہے تو صبح اور شام جنت میں اس کی رہنے کی جگہ پیش کی جاتی ہے،اگر وہ جنت والوں میں ہے تو جنت کی جگہ،اور اگر وہ جہنم والوں میں ہے تو جہنم کی جگہ پیش کی کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ قیامت میں اٹھائے جانے تک تیری یہ جگہ ہے۔

اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ قبر میں زندہ ہے

13۔انه سمع ابا سعید الخدریؓ یقول قال رسول الله ﷺ اذا وضعت الجنازۃ فاحتملها الرجال علی اعناقهم فان کانت صالحة قالت قدمونی قدمونی و ان کانت غیر صالحة قالت یا ویلها این یذهبون بها ؟یسمع صوتها کل شیء الا الانسان و لو سمعها الانسان لصعق۔(بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب کلام المیت علی الجنازۃ،ص ۲۲۱،نمبر ۱۳۸۰)۔ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے،اور لوگ اس کو اپنے کندھے پر لیجا رہے ہوتے ہیں،تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو،اور اگر وہ گناہ گار ہے تو کہتا ہے ہائے افسوس تم کہاں لیجا رہے ہو،اس کی آواز انسان کے علاوہ سب سنتے ہیں،اور اگر انسان سن لے تو سب بیہوش ہو جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عام انسان بھی قبر میں زندہ کیا جاتا ہے،اور یہ حیات برزخی ہے، دنیاوی نہیں ہے۔

اس حدیث میں ہے کہ رشتہ داروں پر ہمارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں

14۔**سمع انس بن مالک یقول قال النبی ﷺ ان اعمالکم تعرض علی اقاربکم و عشائر کم من الاموات فان کان خیرا استبشروا به و ان کان غیر ذالک قالوا اللهم لا تمتهم حتی تهدیهم کما هدیتنا**۔(مسند احمد، کتاب مسند انس بن مالک، ج ۳، ص ۶۴۳، نمبر ۱۲۲۷۲)

ترجمہ۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اعمال تمہارے مردے رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں، اگر عمل اچھا ہوتا ہے تو اس سے انکو خوشی ہوتی ہے، اور اگر اعمال اچھے نہیں ہوتے، تو کہتے ہیں کہ اے اللہ جس طرح مجھے ہدایت دی اس کو بھی ہدایت دینے سے پہلے موت نہ دینا۔

ان 14 احادیث، اور 2 آیتوں سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ قبر میں زندہ ہیں، اور یہ بھی پتہ چلا کہ ان کا جسم بھی محفوظ ہے، ان کو مٹی نے نہیں کھایا ہے ۔

یہ حیات برزخی ہے، لیکن دنیا سے بہت اعلی ہے

یہ حیات برزخی ہے اس کی دلیل یہ آیتیں ہیں

3۔حتی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون ، لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انہا کلمۃ ھو قائلھا و من ورائھم برزخ الی یوم یبعثون ۔(آیت ۱۰۰،سورت المومنون ۲۳)۔ترجمہ۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آکر کھڑی ہوگی تو وہ یہ کہے گا کہ: میرے رب مجھے واپس بھیج دیجئے تا کہ جس دنیا کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں جا کر نیک عمل کروں، ہرگز نہیں یہ تو ایک بات ہی بات ہے جو زبان سے کہہ رہا ہے، اور ان مرنے والوں کے سامنے عالم برزخ کی آڑ ہے جو اس وقت تک قائم رہے گی جب تک انکو دوبارہ زندہ کر کے نہ اٹھایا جائے

اس آیت میں ہے کہ مرنے والے برزخ میں ہوتے ہیں ، اور بداعمال لوگ دنیا میں واپس آنے کی گزارش کریں گے لیکن انکو یہاں آنے نہیں دیا جائے گا۔

4۔وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا و یوم تقوم الساعۃ ادخلوا أل فرعون اشد العذاب ۔(آیت ۴۶،سورت غافر ۴۰)

ترجمہ۔اور فرعون کے لوگوں کو بدترین عذاب نے آگھیرا، آگ ہے جس کے سامنے انہیں صبح شام پیش کیا جاتا ہے، اور جس دن قیامت آجائے گی اس دن حکم ہوگا کہ فرعون کے لوگوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔

اس آیت میں ہے کہ عذاب کا معاملہ عالم برزخ میں ہوگا، اس لئے یہ حیات برزخی ہے۔

5۔ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت و الملائکة باسطوا أیدیھم اخرجو انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق ۔(آیت ۹۳،سورت الانعام ۶)

ترجمہ۔اوراگرتم وہ وقت دیکھوتو بڑا ہولناک منظر نظر آئے گا جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں گرفتار ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے کہہ رہے ہوں گے اپنی جانیں نکالو،آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا،اس لئے کہ تم جھوٹی باتیں اللہ کے ذمے لگاتے تھے

6۔و من اھل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمھم سنعذبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم ۔(آیت ۱۰۱،سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔اور مدینے کے باشندوں میں بھی منافق ہیں ، یہ لوگ منافقت میں اتنے ماہر ہو گئے ہیں کہ تم انہیں نہیں جانتے ،انہیں ہم جانتے ہیں،ان کو ہم دو مرتبہ سزا دیں گے،[ایک روح نکالتے وقت ،اور دوسرا قبر میں] پھر ان کو ایک زبردست عذاب کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔

7۔و یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ و یضل اللہ الظلمین و یفعل ما یشاء ۔(آیت ۲۷،سورت ابراہیم ۱۴) ۔ترجمہ۔جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کو اس مضبوط بات پر دنیا کی زندگی میں بھی جماؤ عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی[یعنی قبر میں بھی]۔

8۔ان الابرار لفی نعیم ، و ان الفجار لفی جحیم۔(آیت ۱۳،سورت الانفطار ۸۲)

ترجمہ۔یقین رکھو کہ نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے،اور بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے۔

ان 6 آیتوں سے پتہ چلا کہ انسان کو قبر میں زندہ کیا جاتا ہے، پھر اس کو سزا دی جاتی ہے، یا نعمت دی جاتی ہے۔اور پہلے 14 حدیثوں سے بھی یہی ثابت کیا گیا تھا۔

دنیوی اعتبار سے حضور ﷺ کا انتقال ہو چکا ہے

البتہ آپؐ قبر میں جسد اطہر کے ساتھ زندہ ہیں، جو دنیوی حیات سے بھی اعلی ہے

حضورؐ کا دنیوی انتقال ہو چکا ہے، اس کی دلیل یہ آیت ہے

15۔ان عائشةؓ اخبرته قالت اقبل ابو بكر .....فقال اما بعد فمن كان منكم يعبد محمدا ﷺ فان محمدا قد مات ، و من كان يعبد الله فان الله حي لا يموت ، قال الله تعالى. ﴿و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفاين مات او قتل أنقلبتم على أعقابكم ، و من ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و سيجزى الله الشاكرين﴾ آیت ۱۴۴، سورة آل عمران ۳) (بخاری شریف، باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا أدرج فی اکفانہ، ص ۱۹۹، نمبر ۱۲۴۱/ ابن ماجۃ شریف، باب ذکر وفاتہ ودفنہ ﷺ، ص ۲۳۲، نمبر ۱۶۲۷)

ترجمہ۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں، کہ حضرت ابوبکرؓ باہر سے تشریف لائے ۔۔۔پھر فرمایا کہ اما بعد تم میں سے جو محمدؐ کی عبادت کرتا ہو، تو محمد ﷺ کا انتقال ہو چکا ہے، اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہو، تو اللہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں آئے گی، پھر آیت پڑھی (محمدؐ ایک رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں، بھلا اگر ان کا انتقال، یا انہیں قتل کر دیا جائے تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے، اور جو کوئی الٹے پاؤں پھرے گا وہ اللہ کو ہر گز نقصان نہیں پہونچا سکتا، اور جو شکر گزار بندے ہیں اللہ ان کو ثواب دے گا)

اس حدیث میں اور آیت میں ہے کہ حضور ﷺ کا انتقال ہو چکا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی اسی انداز میں لوگوں کو خطاب کیا

9۔انک میت و انھم میتون(آیت۳۰،سورۃ الزمر۳۹)

ترجمہ۔اے پیغمبر موت تمہیں بھی آنی ہے اور موت انہیں بھی آنی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالی حضورؐ سے فرماتے ہیں کہ آپ کا بھی انتقال ہو جائے گا،اور وہ کفار بھی مریں گے۔

10۔ثم انکم بعد ذالک لمیتون۔(آیت۱۵،سورۃ المومنون۲۳)

ترجمہ۔پھر اس سب کے بعد تمہیں یقیناً موت آنے والی ہے۔

16۔عن جابر بن عبد اللهؓ قال لما مات النبی ﷺ جاء ابا بکر مال من قبل العلاء الحضرمی۔(بخاری شریف،کتاب الشہادات، باب،ص۴۳۷،نمبر۲۶۸۳)

ترجمہ۔جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں جب حضورؐ کا انتقال ہوا تو علا حضرمیؓ کی جانب سے حضرت ابو بکرؓ کے پاس مال آیا۔

17۔عن عائشة قالت مات النبی ﷺ انه لبین حاقنتی و ذاقنتی۔(بخاری شریف، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ ،ص۷۵۵،نمبر۴۴۴۶)

ترجمہ۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب حضورؐ کا انتقال ہوا تو وہ میرے ہنسلی اور تھوڑی کے درمیان تھے

ان دونوں حدیثوں میں ہے،مات النبی ﷺ،یعنی حضورؐ کا انتقال ہو گیا۔

ان 2 آیتوں اور 3 حدیثوں سے ثابت ہوا کہ دنیوی اعتبار سے آپ کا انتقال ہو چکا ہے

یوں بھی ظاہری طور پر حضور کا انتقال ہو گیا ہے،اسی لئے تو آپؐ کو دفن کیا گیا،اگر وہ دنیا میں ہوتے تو دفن نہیں کیا جاتا۔

کچھ حضرات نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ مومن کی روح دنیا میں بھی پھرتی ہے

ان کا استدلال اس قول صحابی سے ہے۔

18۔**عن عبد الله بن عمر و [بن العاص] قال الدنیا سجن المومن و جنة الکافر ، فاذا مات المومن یخلی به یسرح حیث شاء** ۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، باب کلام عبد اللہ بن عمر، ج ۷، ص ۷۵نمبر ۲٦٧٥)

ترجمہ۔حضرت عمر بن العاص نے فرمایا کہ دنیا مومن کی قید ہے، اور کافر کی جنت ہے، پس جب مومن مرتا ہے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور جہاں چاہتا ہے گھومتا ہے

اس قول صحابی میں ہے کہ یسرح حیث شاء، کہ جہاں چاہتے ہیں وہ جاتے ہیں، جس سے انہوں نے استدلال کیا کہ وہ دنیا میں بھی ادھر ادھر جاتے ہیں۔

لیکن اس میں تین کمزوریاں ہیں۔

[۱]۔۔یہ صحابی کا قول ہے، یہ حدیث نہیں ہے، اس لئے اس سے اعتقاد ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

[۲]۔۔اس میں، **الدنیا سجن المومن**، کا جملہ ہے، اسلئے دنیا جب قید خانہ ہے تو وہ یہاں آ کر پھر قید خانہ میں کیوں آئیں گے اس لئے حیث شاء کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ وہ دنیا میں پھرتے ہیں، بلکہ مطلب یہ ہوگا کہ وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پھرتے ہیں۔کیونکہ اس قول صحابی میں دنیا کی تصریح نہیں ہے[۳]۔۔ایک دوسری حدیث میں حضرت جعفر شہیدؓ کے بارے میں اس کی صراحت ہے کہ وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اس قول صحابی سے روح کے دنیا میں پھرنے کا ثبوت نہیں ہوگا

جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے ہیں اس کے لئے حدیث یہ ہے۔

19۔عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ رأیت جعفرا یطیر فی الجنۃ مع الملائکۃ۔(ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب مناقب جعفر بن طالب، ص ۸۵۵، نمبر ۳۷۶۳)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ میں نے جعفر ؓ کو دیکھا کہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اُڑ رہے ہیں

اس حدیث میں ہے کہ حضرت جعفرؓ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پھرتے ہیں۔اسلئے عبداللہ بن عمر کے قول کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ مومن موت کے بعد جنت میں پھرتے ہیں، دنیا میں پھرنا ثابت نہیں ہوگا

20۔عن مسروق قال سألنا عبد اللہ ھو ابن مسعود عن ھذہ الآیۃ ﴿ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون﴾(آل عمران ، ۱۶۹) قال اما انا قد سألنا عن ذالک فقال أرواحھم فی جوف طیر خضر لھا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شائت ثم تأوی الی تلک القنادیل ۔(مسلم شریف، کتاب الامارۃ ، باب بیان ان ارواح الشھداء فی الجنۃ وانھم احیاء عند ربھم یرزقون ،ص ۸۴۵، نمبر ۱۸۸۷/۴۸۸۵)

ترجمہ۔حضرت عبداللہ بن مسعود سے میں نے اس آیت کے بارے میں پوچھا (کہ جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوتے ہیں ان کو مردہ ت سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی ئے جاتے ہیں)،حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے اس آیت کے بارے میں حضور سے پوچھا تھا،تو حضورؐ نے فرمایا تھا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندے کے پیٹ میں ہوتے ہیں،عرش کے نیچے انکی قندیلیں لٹکی ہوتی ہیں،وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں، پھر ان قندیلوں میں واپس آجاتے ہیں

اس حدیث میں بھی ہے کہ جنت میں جدھر چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں ، دنیا میں ادھر ادھر پھرنے کا ثبوت نہیں ہوگا

دوزخی دنیا میں آنے کی گزارش بھی کریں گے تو اس کو یہاں نہیں آنے دیا جائے گا

اس آیت میں ہے کہ برزخی لوگ دنیا میں واپس آنے کی گزارش کریں گے تب بھی اس کو دنیا میں واپس نہیں آنے دیا جائے گا، تو یہ روحیں دنیا میں کیسے بھٹکنے لگی

آیت یہ ہے۔

11۔حتی اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون ، لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا و من ورائھم برزخ الی یوم یبعثون ۔(آیت۱۰۰، سورت المومنون۲۳)

ترجمہ۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آ کر کھڑی ہوگی تو وہ یہ کہے گا کہ: میرے رب مجھے واپس بھیج دیجئے تاکہ جس دنیا کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں جا کر نیک عمل کروں، ہرگز نہیں یہ تو ایک بات ہی بات ہے جو زبان سے کہہ رہا ہے، اور ان مرنے والوں کے سامنے عالم برزخ کی آڑ ہے جو اس وقت تک قائم رہے گی جب تک انکو دوبارہ زندہ کر کے نہ اٹھایا جائے

اس آیت میں ہے کہ دوزخی دنیا میں آنے کی درخواست بھی کریں گے تو انکو آنے کی اجازت نہیں ہوگی تو پھر ان مردوں کی روحیں کیسے دنیا میں آکر گھومے گی، اور صدقات مانگے گی۔

ان 2 آیتیں اور ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ روحیں جنت میں ادھر ادھر پھرتی ہیں، دنیا میں نہیں

اس عقیدے کے بارے میں 11 آیتیں اور 20 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

ہندؤوں کا عقیدہ ہے کہ اس کی دیوی، دیوتا جدھر چاہتے ہیں دنیا میں گھومتے رہتے ہیں

ہندؤوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کی دیوی، دیوتا کی روحیں دنیا میں گھومتی رہتی ہیں
وہ مورتی کے اندر آتی ہیں اور اپنے مانگنے والوں کی ضرورتوں کو سنتی ہیں، اور اس کی مدد کرتی ہیں
انکے یہاں مختلف دیوی ہیں جو مختلف مندروں میں اور مختلف پہاڑوں پر بسیرا کرتی ہیں، اس لئے اپنے ماننے والوں کو ترغیب دی جاتی ہے کہ اس پہاڑ کی یاترا [زیارت کریں] اور اس کا درشن کریں [اس کا دیدار کریں]، لوگ ان دیویوں کی محبت میں اس کی زیارت کرنے جوق در جوق جاتے ہیں، اور وہاں سجدہ کرتے ہیں، پوجا کرتے ہیں اور ان سے اپنی اپنی حاجتیں مانگتے ہیں

اس نکتہ پر غور فرمائیں